فاطمہ منشاء

آرٹیکل رائٹنگ مقابلہ

عنوان:

ظالمانہ ٹیکس کا خاتمہ اور زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام جو غربت بے روزگاری اور مہنگائی کا خاتمہ کر دے۔

پیش نظر الفاظ:

معزز قارئین!

مجھے آرٹیکل لکھنے کے مقابلے کی سوچ بہت پسند آئی۔ سب سے بڑھ کر مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ ابھی میرے وطن عزیز کو زیادہ خطرہ نہیں ہے کیونکہ امت مسلمہ اور وطن عزیز میں ابھی تک قائدانہ سوچ اور صلاحیتیں زندہ ہیں اور جب تک ایسی شخصیات زندہ ہیں وطن عزیز اور امت مسلمہ کے عروج کی امید زندہ ہے۔

اپنے دور میں زوال کر ...
اردو اور انگلش کے بارے میں اپنے ... اردو کی
فصاحت و بلاغت کی وجہ سے اسکو چنا۔ جی! تو
آتے ہیں اپنے عنوان کی طرف!

ہے انداز بیاں اگرچہ شوخ نہیں ہے
شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

تعارف:

معزز قارئین!

سود ایک لعنت اور میری دکھتی ہوئی رگ ہے بلکہ میں یہ کہوں گی کہ یہ امت مسلمہ اور وطن عزیز کی معیشت کی ہلاکت اور تباہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شاید میرے دل کی پکار کو سن لیا مجھے اس آرٹیکل کے بارے میں بتایا گیا کیونکہ میں ایک عرصے سے یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ میں اسلامی معاشی اور معاشرتی نظام پر مفصل مضمون لکھوں مگر وہ خواب اس طرح پورا ہونا تھا یہ نہیں معلوم تھا۔ اب یہ آرٹیکل اچھا لگتا یا نا لگتا ہو گا یا تو قسمت کا معاملہ ہے لیکن اسکو مکمل پڑھنے کا فائدہ ہو گا ضرور۔

معزز قارئین!

ہمارا ملک معاشی بحران کا شکار ہے۔ سود، کرپشن، مہنگائی اور

ہیں۔ غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا چلا جا رہا ہے مگر ... ہمارے اسلام کو ... تب تک نہیں بدلا جا سکتا جب تک ہم ... خود کوشش نا کریں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیر ما بانفسہم (13:11)

آیت کا مفہوم علامہ اقبال کی زبانی:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو خیال جسکو آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

پاکستان میں ٹیکسز:

جی تو جناب عالی! اگر بات ٹیکسز کی کی جائے تو پاکستان میں یہ انتہائی سطح کو پہنچ چکے ہیں۔ ایک غریب بے چارہ مجبور ہے کہ چھوٹی چیز خریدتے وقت حساب کتاب کرتا ہے کیونکہ اصل رقم کم اور ٹیکس زیادہ ہوتا ہے۔

اگر بات کی جائے بجلی کے بلوں کی تو ان میں صرف شدہ بجلی کی ادائیگی کم اور ٹیکس زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے واپڈا کے محکمہ داران فیلڈ ہوتے ہوئے مالکان کو بجلی بیچ دیتے ہیں۔ اگر بات کی جائے چھوٹے واپڈا ملازمین کی تو وہ بھی کسی سے کم نہیں

بجلی۔ لوگوں سے پیسے لیکر ان کو بجلی چوری کروا دیتے ہیں
یا پھر ان کے میٹر کے اوپر انکی (Setting) کر دیتے ہیں
کہ بظاہر تو وہ چل رہا ہوتا ہے مگر اسکے یونٹ آگے
نہیں بڑھتے۔ نتیجتاً ان کو جاری بل پہلے سے بھی زیادہ
بل نہیں آتا اور اس سارے سسٹم کا خمیازہ
غریب بے چارے کو بھگتنا پڑتا ہے۔ اور بعض
دفعہ تو یہ لوگوں کو ڈائریکٹ بجلی لگوا دیتے ہیں اور
چھاپہ پڑنے سے پہلے وہ اطلاع کر دیتے ہیں جسکی وجہ
سے کوئی قانونی کارروائی نہیں ہو پاتی۔
اب جب حکومت پیسہ لگاتی ہے بجلی
کی پیداوار کے لیے ظاہر ہے کہ کوئی بھی چیز بالکل
مفت تو نہیں ملتی نا۔ تو جب لاگت بھی
پوری نہیں ہو رہی ہوتی تو اس لاگت کو بھی
پورا کرنے کے لیے اضافی رقم بطور ٹیکس ان کے
بلوں میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر وہ بے چارے
جب بل ادا نہیں کر پاتے تو یا تو وہ میٹر کٹوا بیٹھتے
ہیں اور پھر بجلی چوری کے چکر میں ہوتے ہیں
اور یا پھر وہ خودکشیاں کر رہے ہوتے ہیں

ع کون عاشق خدا کی ذات کا ہے
سارا چکر معاشیات کا ہے

ہر نئے اضافی ٹیکس سے ملک کی معیشت بہتر
ہوتی ہے اور غریب آدمی کو مشکلات میں ڈالا
جا رہا ہے۔ اگر ملک کی معیشت بہتر ہو رہی ہوتی تو پھر بھی اس غریب عوام
کو ذرا تسلی ہو جاتی۔ لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہی
ہے کہ ٹیکس کا پیسہ افراد کی جیبوں میں جاتا ہے
یہی وجہ ہے کہ غریب غریب تر اور امیر
امیر تر ہوتا چلا جا رہا ہے
کیا خوب کہا ہے:

ع بنتے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

اسلامی معاشی نظام:

معزز قارئین!

اسلام ایک مکمل ضابطہ
حیات ہے۔ میں نے اسلام کے ہر پہلو پر غور کر
کے دیکھ لیا ہے۔ اسلام کی چھوٹی سے چھوٹی تعلیم
میں بھی ہمارے لیے کوئی حکمت چھپی ہوتی
ہے۔ سائنس آج تحقیقات کر کے بتا رہی ہے
کہ اسلام نے اس پہلو میں یہ فائدہ ہے اور
اس میں یہ فائدہ ہے مگر جو اللہ تعالیٰ

ہمیں پہلے ہی احکامات جاری کر دیے اللہ نے جن
کا مول پر عمل کرنے کا حکم دے دیا تاکہ
ہم ان سے مستفید ہو سکیں۔
اسلام کے تو ہر ایک پہلو
کی حکمتوں کو کسی مقالے میں لانا مشکل ہے باقیوں
کو قلم بند کیسے کروں؟ موضوع کے مطابق اگر
میں صرف زکوٰۃ کے پہلو کی بات کر دوں تو ایک
ادنیٰ سی طالبہ علم ہونے کے ناطے اسکی ساری
حکمتوں اور فوائد تک تو نہیں پہنچ پائی مگر کوشش
تو یہی کی ہے کہ ہر حکمت، دانائی اور فائدے
کو کھول کر رکھ دوں۔

فرمان ربانی ہے:

یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقت
(سورۃ البقرۃ - 276)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات
کو بڑھاتا ہے"

معزز قارئین!
سود ایک معاشرتی برائی اور
لعنت ہے جبکہ زکوٰۃ ایک بابرکت کام ہے
سود تو انتہائی بڑا ظلم ہے۔ ایک بڑا گناہ اگر

مجبوری کی وجہ سے کچھ لوگ سود پر لیتا ہے تو وہ
ساری عمر صرف سود ہی بھرتا رہتا ہے تو وہ
اور اب ماڈرن زبان میں ٹیکس کہا جاتا ہے۔ سود
جاتا ہے اب ایک عام آدمی سود کا بوجھ
کو اتارتے اتارتے زندگی گزار دیتا ہے حتیٰ کہ
بعض کیسز میں تو سود بھی نہیں اتار پاتا تو
وہ بڑھتے بڑھتے اصل قیمت سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ پھر اس شخص کے پاس خودکشی یا فرار کے علاوہ کوئی راستہ نہیں بچتا۔
اسطرح ملک میں جرائم کی شرح، شرح
خودکشی بڑھنے کے باوجود کرپشن بڑھتی جاتی ہے

زکوٰۃ کی اہمیت:

زکوٰۃ و عشر کا نظام ایک
ایسا نظام ہے جو معاشرے سے ظلم اور غربت
کا خاتمہ کر سکتا ہے

زکوٰۃ و عشر ایک ایسا معاشی
نظام تشکیل دیتے ہیں جس کی وجہ سے دولت
پورے معاشرے میں خون کی طرح گردش
کرتی ہے۔ ایک ہی شخص کے پاس جمع
نہیں رہتی بلکہ مختلف لوگوں کے ہاتھوں
میں آتی رہتی ہے۔ نتیجتاً اس سے تمام
سب لوگ معاشی طور پر مستحکم ہو جاتے

پاکستان کا عام آدمی:

معزز قارئین! آج ہماری خواتین "... اور احساس پروگرام" جیسی ... میں پیسے لینے کی خاطر لوگوں کے پیچھے روزی جا رہی ہے۔ راشن لینے کے چکر میں عوام سارا سارا دن ... کھاتی ہے۔

ایک لیڈر ہی ایک قوم کا خادم ہوتا ہے۔ جتنی بڑی لیڈرشپ ہوگی اتنی ہی ذمہ داری بڑی ہوگی۔ آج ہماری لیڈرشپ اپنے عہدے کے مطابق عیش کر رہی ہے۔ جو جتنا بڑا عہدے دار ہوگا اس کے لیے سہولیات بھی بہت زیادہ ہیں۔ اگر ایک اسسٹنٹ کمشنر ہے تو وہ لاکھوں کی گاڑی میں بیٹھ کر سرکاری تنخواہ پر پلتے ہوئے دو یا تین گارڈز کے ساتھ سرکاری پٹرول پر چلنے والی گاڑی میں بیٹھ کر پرائیویٹ مارکیٹ چیک کر رہا ہوتا ہے۔ اور ان عہدے داران کو بجلی اور گیس کا بل بھی معاف ہوتا ہے جس کا بل ایک غریب مزدور اور عام بندہ ادا کرتا ہے۔ حالانکہ وہ عہدیدار چاہے تو وہ خود ہی اپنے اخراجات بھی اٹھا سکتا ہے مگر بات ساری احساس کی ہے۔ وہ اگر غریب کے دل سے سوچیں گے تو ... ساری عمر اسی سوچ کے چکروں میں پڑا رہتا ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

اور معاشی استحکام پیدا ہوتا ہے۔ صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم کے ادوار کو اگر دیکھا جائے تو انھوں نے بڑی ہی ... ریاستوں کو انتہائی مستحکم طریقے سے چلایا لیکن کبھی بھی انھوں نے سودی کاروبار رائج نہ ہونے دیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں زکوٰۃ لینے والا ہی نہیں تھا یعنی پورا معاشرہ مستحکم تھا۔ آج ہم نے اسلام کے روشن پہلوؤں کو زکوٰۃ کی بجائے سود کا وضع کردہ معاشی نظام اپنا لیا ہے جس کا نتیجہ تو سامنے ہی ہے۔ ہماری ڈوبتی ہوئی معیشت تو سب کے سامنے ہے۔

صحابہ کرام کے سنہرے ادوار میں غربت، ظلم، ناانصافی اور ناانصافی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ غریبوں کے گھروں تک راشن اس طریقے سے پہنچایا جاتا کہ کسی کی عزتِ نفس بھی مجروح نہ ہو۔ ہر وقت بیت المال میں پیسہ جمع رہتا اور وہ پیسہ زکوٰۃ کا اور غیر مسلموں سے وصول شدہ جزیہ بھی ہوتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بنفسِ نفیس ... خلیفۃ المسلمین ہونے کے باوجود بھی دعوی کرتے تھے:

"اگر دریائے فرات کے قریب ایک کتا بھی پیاسا مر گیا تو عمرؓ سے اس کا سوال ہوگا۔"

(کنز الاعمال، تاریخ الخلفاء، البدایہ والنہایہ)

پاکستان کا معاشی نظام:

پاکستان کے معاشی نظام کی منظر کشی کسی شاعر نے کچھ اس طرح کی ہے:

شعر:
گندم امیر شہر کی ہوتی رہی خراب
بیٹی مگر غریب کی فاقوں سے مرگئی

جناب عالی!

ہمارے ملک میں سود اس حد تک پھیل چکا ہے کہ ہم چاہ کر بھی اس سے چھٹکارہ نہیں پا سکتے۔ پاکستان کی بنیادوں میں سود شامل ہو چکا ہے۔

زکوٰۃ کا نا تو کسی کو خیال ہے اور نا ہی کوئی ادا کرتا ہے۔ مگر بہت تھوڑے لوگ ہیں جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو وہ رقم کل کے مقابلے میں بہت تھوڑی ہے۔ عوام کا افراد کے ساتھ مقابلہ بنتا ہی نہیں

ہمارے سرمایہ داران اپنے پیسے کو سنبھال کر رکھتے ہیں وہ خدائے ربانی کے اس فرمان کو بھول چکے ہیں:

والذین یکنزون الذھب والفضۃ
ولا ینفقونها فی سبیل اللہ، فبشرھم بعذاب الیم ۰

ترجمہ:

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسکو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیں"

(سورۃ التوبۃ، آیت نمبر 34)

ہمارا ملک آئی ایم ایف سے قرض لیتا ہے بدلے میں سود تو ہوتا ہی ہے اسکے ساتھ وہ اپنی مرضی کی اصلاحات بھی نافذ کرواتے ہیں

معزز قارئین!

میں اپنی کمزور معیشت کی ذمہ دار بے ایمانی، سود، کرپشن اور زکوٰۃ جیسے فرض سے لاپرواہی کو سمجھتی ہوں۔

ہر دوسرے دن ہم کشکول پکڑ کر آئی ایم ایف کے پاس ہوتے ہیں۔ اب قرضہ تو مل ہی جاتا ہے مگر اسکے بعد ہم اس قرضے کو اتار نہیں پاتے بلکہ سالوں تک تو وہ ٹیکس ہی نہیں ختم ہوتے اصل رقم ادا کرنا تو بہت دور کی بات ہے

آج ایک ماچس کی خریداری پر بھی ٹیکس دینا پڑتا ہے تو وہ ٹیکس اسی وجہ سے ہی ہاں پر ہمارا ملک بہت زیادہ مقروض ہے اور کاروبار کو فروغ نہیں دیا جا رہا اسکے نتیجے میں مہنگائی بڑھتی ہے اور ایک عام آدمی پستا ہے۔

زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام کے لیے اقدامات:

معزز قارئین! مندرجہ بالا تمام مسائل سے نپٹنے کے لیے زکوٰۃ پر مبنی معاشی نظام ہی اپنایا جا سکتا ہے یہ ایک بہترین حل ہے جو وطن عزیز کو معاشی بحران سے نکال سکتے ہیں

ملک کو اس معاشی بحرانوں سے نکالنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

سود کی معافی:

وطن عزیز کو اس مشکل گھڑی سے نکالنے کے لیے سب سے پہلا قدم سود کا خاتمہ ہے۔ مگر میں یہ نہیں کہوں گی کہ مکمل طور پر ختم کر دیا جائے سود کو کیونکہ یہ اتنا آسان کام نہیں ہے

سود کو بالکل جڑ سے ختم کرنے کے لیے کئی سالوں لگ جائیں گے۔ بجائے اس کے ہمیں مطالبہ ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ اضافی ٹیکس کو ختم کر دے اور ہم اصل قرض ادا کریں۔ فرمان النبی ﷺ:

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مومنین۰

ترجمہ:

اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم سچے ایمان والے ہو۔
(سورۃ البقرۃ آیت نمبر: 278)

سود کے خاتمے کے لیے ہمیں سب سے پہلے خود سے شروع کرنا ہوگا۔ یعنی ہم پہلے وہ رقم معاف کریں جو ہم نے بطور ٹیکس دوسروں سے لی ہے۔

ہمارے آخری نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے یہی کام کیا تھا اور سود سے پاک اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد رکھی گئی تھی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ

حجۃ الوداع میں سود کی مذمت کرتے ہوئے سود سے پاک معاشی نظام کی بنیاد رکھی جو رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔ اس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے:

"لوگو! اچھی طرح سے سن لو کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام قرار دیا ہے اور میں آج سے تمام سود کو کالعدم قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلے وہ سود معاف کرتا ہوں جو لوگوں نے میرے چچا عباس بن عبدالمطلب کو ادا کرنا ہے۔ البتہ تم سب کو اپنی اصل رقم لینے کا حق حاصل ہے جس میں نہ اوروں کا نقصان ہے نہ تمہارا۔"

حوالہ: (سنن ابی داؤد: کتاب 11، حدیث 1901 تا 1906)
(صحیح مسلم: کتاب 15، حج کے ابواب)

جس طرح ہمارے نبی ﷺ نے سود کے خاتمے کی ابتدا خود سے کی ہے ہمیں انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر سب سے پہلے جو اضافی رقم سود یا بینکس کی شکل میں لیتے ہیں وہ معاف کر دیں تاکہ غریب عوام سے قرض کا بوجھ ختم ہو سکے۔

زکوٰۃ و عشر کا نظام:

کامیاب اسلامی معاشرتی نظام کی سب سے بڑی اور اہم بنیاد زکوٰۃ و عشر کا نظام ہے۔ زکوٰۃ و عشر کے نظام [illegible] ہمارا دور تھا جب [illegible] اسلامی معاشی نظام انہوں نے اپنایا اور [illegible] قرآن کے [illegible] راستوں کو [illegible] زکوٰۃ و عشر کے نظام کو اپنانے کے لیے ہمیں مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہییں۔

سوشل میڈیا کے ذریعے:

سب سے پہلے تو لوگوں اور عوام میں شعور اور آگاہی پھیلانی چاہیے کہ کس طرح یہ معاشی نظام ہمارے پیارے وطن کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔

معزز قارئین!

آپ یقین کیجیے کہ صرف پانچ سے دس فیصد لوگ زکوٰۃ کے بارے میں جانتے ہیں باقی 80 فیصد لوگ تو جانتے ہی نہیں مگر جو جانتے ہیں وہ عمل نہیں کرتے۔

ہمارے میڈیا اور سیاسی رہنماؤں کو چاہیے کہ وہ عوام میں زکوٰۃ کا شعور ابھاریں۔ ایسا نہیں ہے کہ عوام میں شعور ابھارا جائے اور عوام خاموش رہے۔ یہ قوم درخت لگاؤ مہم اور گرین پاکستان کے خاطر جیسی کمپینز میں اگر بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکتی ہے اور فارم 47 اور فارم 45 کے لیے آواز اٹھا سکتی ہے تو یہ تو پھر ایک مذہبی کام ہے اس کے لیے تو عوام سر دھڑ کی بازی بھی لگا سکتی ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہاد کیا

بحوالہ، تاریخ اسلام (حضرت ابوبکرؓ کا عہدِ خلافت)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انتہائی سختی سے زکوٰۃ کو وصول کرنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے فرمایا کہ:

واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلاۃ والزکاۃ ...

ترجمہ:

اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے

(راوی: حضرت ابوہریرہؓ) (صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب وجوب الزکوٰۃ)

معزز قارئین!

جب حضرت ابوبکرؓ نے اتنی سختی سے زکوٰۃ وصول کی تو ایک اسلامی ریاست کی حکومت ہونے کی حیثیت سے ہماری حکومت کو بھی چاہیے کہ زکوٰۃ سختی سے وصول کی جائے۔ جب باقی احکامات پر سختی سے عمل کروایا جاتا ہے تو پھر اس پر کیوں نہیں؟

یہ ایک دینی، علمی اور معاشی نظام کا حل کرنے کی طرف پہلا قدم ہو گا۔

؎
نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

علماء اور اساتذہ کے ذریعے:

علماء اور اساتذہ بھی اس عظیم نیکی اور وطن عزیز کی بہتری میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے بعد ان ہی پروفیشنل ٹیچرز اور اساتذہ کی ہی ذمہ داری بنتی ہے۔ طلباء کسی بھی قوم کا اثاثہ ہوتے ہیں کہ طلباء ہی تو ہوتے ہیں جو کسی بھی ملک کی باگ دوڑ سنبھالتے ہیں۔ تو ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقت میں ہمیں ایک اچھی لیڈرشپ ہی مل جائے۔ ہمیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنے والا کوئی نیک حکمران مل جائے۔ ہمیں اس چیز کی اشد ضرورت ہے کہ کوئی نیک لیڈرشپ ہمارے وطن عزیز سے سود کے ظلم کو ختم کر کے ہمیں ان معاشی بحرانوں سے نکال دے۔

؎
اکیلا ہی چلا تھا جانبِ سفر لیکن
لوگ آتے گئے کارواں بنتا گیا

بہت سے لوگ زکوۃ ادا کرتے بھی ہیں مگر اپنی مرضی سے اور یہ بہت کم لوگ ہوتے ہیں عام عوام کے مقابلے میں یہ تو بہت کم لوگ ہیں۔ ہماری حکومت کو چاہیے کہ زکوۃ کو وصول کرے اور اس پیسے کو عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لیے استعمال کرے۔

بغیر سود کے قرضے:

ہماری حکومت کو چاہیے کہ وہ عوام کو بغیر سود کے قرضے فراہم کرے تاکہ ایک عام شخص سود کے ظلم کے بغیر ہی اپنا گھر بنا سکے یا پھر اپنا کاروبار چلا سکے۔ ایک تنظیم پہلے ہی ہمارے ملک میں کام کر رہی ہے جو کہ لوگوں کو گھر بنانے کے لیے یا پھر کوئی چھوٹا موٹا کاروبار کرنے کے لیے عوام کو بغیر سود کے قرضے فراہم کرتی ہے اور یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ اس کے علاوہ مزید ایسی تنظیمیں بنانے کی حکومت سے درخواست ہے تاکہ ہمارے ملک سے سود کا خاتمہ ہو اور کاروبار کو فروغ دیا جا سکے۔ اس سے ملک سے بے روزگاری بھی ختم ہو گی۔ اور ہمارا ملک ڈائریکٹلی ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔ ان شاء اللہ!

زکوۃ کی ادائیگی:

اگر ہماری گورنمنٹ زکوۃ کی وصولی کرے عوام کی فلاح کے لیے خرچ کرے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ میرا مطلب ہے کہ عوام میں اگر وہ لوگ شامل ہیں جن کا حق زکوۃ دینے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور وہ لوگ مثلاً جن پر زکوۃ کا پیسہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اور وہ سورہ ذیل آیت میں بیان کرتے ہیں

انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين عليها..........

ترجمہ:

"بے شک صدقات تو صرف فقیروں کے لیے مسکینوں کے لیے اور ان کے لیے جو اس پر مقرر کیے جائیں اور ان کے لیے جن کے دل جوڑنے جائیں، اور گردنیں چھڑانے میں اور قرض داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے۔ یہ اللہ کی طرف سے فرض کیا ہے اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے۔"

(سورۃ التوبۃ آیت نمبر 60)

معزز قارئین!

اگر ہماری گورنمنٹ زکوۃ

وصول نہیں کرتی تو ہمارے سرمایہ داران کو
خود ہی اللہ کا حق سمجھ کر ادا کرنی چاہیے۔
ایک شخص اگر زکوٰۃ ادا کرتا ہے
تو وہ مصارف زکوٰۃ میں سے کسی کو بھی
ادا کر سکتا ہے اور اس زکوٰۃ کے پیسوں سے
وہ کسی غریب کو ایک چھوٹا سا کاروبار چلا کر دے
سکتا ہے تاکہ وہ بعد میں کسی اور کا محتاج نہ رہے۔
اسطرح جب سارے سرمایہ داران زکوٰۃ کے پیسوں
سے غرباء کی لسٹ سے نکل کر زکوٰۃ دینے والوں
میں شامل ہو جائیں گے۔ اسکی مثال تو ہم مہاجرین
اور انصار سے بھی لے سکتے ہیں۔ وہ زکوٰۃ کا پیسہ
تو نہیں تھا مگر ایک منظم اور معاشی استحکام کی
سوچ کارفرما تھی۔

اگر آج سے بھی ہم ان اصولوں کو اپنا لیں
تو یقین کیجیے ہم اس معاشی عدم استحکام سے
جلد ہی چھٹکارا پا لیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ
ہمارے وطن کو ان بحرانوں سے نکال کر ترقی عطا فرمائے (آمین)

جب اپنا قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
جہاں سے چاہیں گے رستہ وہیں سے نکلے گا

اے سرزمینِ وطن مجھے ایڑیاں رگڑنے دو
مجھے یقیں ہے چشمہ یہیں سے نکلے گا

(More than required words)